



سوال

(853) قصہ ہاروت وماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قصہ ہاروت وماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت فرمائیے۔ (سائل) (۱۹ فروری ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ رب العزت نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۰۲ کے ضمن میں باہیں الفاظ بیان فرمایا ہے:

وَأَشْبَعُوا مِمَّا تَتْلُوا الشَّيْطَانِ عَلَىٰ نَلَكِ سُلَيْمَانَ وَكَانَ الشَّيْطَانُ كَفْرًا وَيُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُزِيلَ عَلَىٰ الْمَلَكِينَ بِهَارُوتَ وَهَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فَتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَّخِذُونَ مِمَّا يُفْرَقُونَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا تُهْمُ بِضَارِئِينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَّبِعُونَ مَا يَشْرُونَ وَلَا يَشْفَعُ لَهُمْ وَالَّذِينَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اشْتَرَوْا بِهَا ثَمَنًا لَمْ يَأْتُوا بِهَا بِشَيْءٍ مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ... سورة البقرة ۱۰۲

”اور ان (ہزایات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی ہاروت اور ماروت پر اترتی تھیں۔ اور دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ بعض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جلنٹے تھے کہ جو شخص اپنی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا۔ اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔“

اس آیت کریمہ میں اس جادو کا بیان ہے جس پر **أَنْزَلُ خَلْقَ اللَّهِ** میودعامل تھے۔ پھر یہ ان اشیاء میں سے ہے جن کو شیاطین نے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد میں کھڑا تھا۔ (تاکہ اللہ کی مخلوق کو ورغلا یا اور پھسلایا جاسکے) اور اس کا تعلق اس سے بھی ہے جو کچھ بابل کی سرزمین میں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا تھا۔ ثانی الذکر عہد کے اعتبار سے اول الذکر سے متقدم ہے کیونکہ قصہ ہاروت وماروت بقول ابن اسحاق زمانہ نوح علیہ السلام سے پہلے کا ہے۔ جادو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھا کیونکہ اللہ نے خبر دی ہے کہ قوم نوح علیہ السلام کا دعویٰ مزعومہ تھا کہ یہ (نوح) علیہ السلام ساحر ہے۔

اسی طرح جادو قوم فرعون میں بھی پھیلا ہوا تھا۔ یہ سارا کچھ عہد سلیمان سے (بہت) پہلے کا ہے۔ اس آیت سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ایک قول

یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے سحر و کمانت کی کتابوں کو جمع کر کے اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا۔ کوئی شیطان کرسی کے نزدیک پھٹک نہیں سکتا تھا۔ جب سلیمان علیہ السلام اور وہ علماء جن کو اصل معاملہ سے آگاہی تھی، فوت ہو گئے تو شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ یہودیوں سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسا خزانہ بتانا ہوں جو بے مثال اور بے نظیر ہے۔ کہاں کہاں بتاؤ! انھوں نے کرسی کے نیچے کھدائی کر کے ان کتابوں کو حاصل کر لیا تو شیطان نے ان سے کہا سلیمان کو انہی کے ذریعہ جن و انس پر کنٹرول حاصل تھا۔ اس واقعہ سے یہ بات عام پھیل گئی کہ سلیمان علیہ السلام کا سبز کمرہ انبیاء میں کیا تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہا: وہ تو جادوگر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر طبری)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قصہ ہاروت و ماروت "مسند احمد" میں بسند حسن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مروی ہے۔ طبری نے اس واقعہ کے کئی طرق بیان کیے ہیں۔ "قال ابن کثیر: وَأَقْرَبُ مَا بَدَأْتُ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ كَعْبِ الْأَخْبَارِ، لَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي تَفْسِيرِهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ سَالِمِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ كَعْبِ، قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَيْضًا - وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ أَيْضًا - حَدَّثَنِي الثَّمَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى - وَهُوَ ابْنُ أَسَدٍ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَجْرُثٍ، عَنْ كَعْبِ الْأَخْبَارِ، فَذَكَرَهُ فَهَذَا الصَّحُّ وَأَثْبَتَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْإِسْنَادَيْنِ الْمُتَّفِقَيْنِ، وَسَالِمٌ أَثْبَتَ فِي أَبِيهِ مِنْ مَوْلَاهُ نَافِعٍ فَهَذَا الْجَدِيدُ وَرَجَّحَ إِلَى نَقْلِ كَعْبِ الْأَخْبَارِ، عَنْ كَثْبِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ." (۱۸۳/۱ - التفسیر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ کا اصل موجود ہے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے "أحسن التفسیر" (۱۰۹/۱) کے حاشیہ پر فرمایا: لیکن اس بارے میں درست تحقیق "حافظ ابن کثیر" کی ہے کہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ اسرائیلی روایت ہے کیونکہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دراصل یہ روایت کعب اخبار سے اخذ کی ہے چنانچہ ایک مسند میں اس کا ذکر بھی ہے... بنا بریں زہرہ والی کہانی بے اصل ہے۔ (نعیم الحق نعیم) "بخلاف ان لوگوں کے جنھوں نے اس قصہ کو باطل قرار دیا ہے۔ جیسے قاضی عیاض وغیرہ۔"

حاصل اس کا یہ ہے کہ اللہ نے بطور آزمائش دو فرشتوں میں شہوت و دیعت کردی، پھر ان کو حکم دیا کہ زمین پر قضاء کے فرائض سرانجام دو۔ مدت دراز تک انھوں نے بصورت بشر زمین پر عدل و انصاف قائم کیے۔ پھر حسین جمیل عورت پر فریشتہ ہو کر فتنہ میں پڑ گئے۔ اس بنا پر ان کو بطور سزا بابل کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ ان کی ابتلاء علم سحر کے ذریعے ہی ہوئی۔ جو اس علم تک رسائی چاہتا، ان کا قصہ کرتا وہ اس وقت تک کسی کو تعلیم نہ دیتے جب تک اسے ڈراتے اور منع نہ کر لیتے۔ جب کسی کو اصرار ہوتا تو اس سے گفتگو کرتے اور تعلیم دیتے۔ اس علم کی حقیقت ان پر منکشف تھی۔ لوگ ان سے ان اشیاء کی تعلیم حاصل کرتے جن کی وضاحت قرآن میں ہے۔ (فتح الباری: ۲۲۵/۱۰)

ترکیب: **تَشْتَلُوا الشَّيَاطِينَ** میں صحیح مسلک یہ ہے کہ ما موصولہ ہے ان لوگوں کا مسلک غلط ہے جنھوں نے اس کو مانا فانیہ بنایا ہے کیونکہ نظم کلام اس سے انکاری ہے۔ **تَشْتَلُوا** فعل مضارع ہے لیکن یہ ماضی کی جگہ واقع ہے یہ استعمال کلام عرب میں معروف ہے۔ اور **تَشْتَلُوا** کا معنی منتقل ہے۔ اسی بناء پر اس کا "غلی" سے تعدیہ ہے۔

وَكَافِرٌ سَلِيمَانٌ کا نا یقینی طور پر نافیہ ہے۔ اور **وَكَلَّمَ الشَّيَاطِينَ كَفْرًا** میں واو عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل سے جملہ استدرکیہ ہے۔

يَلْعَنُونَ النَّاسَ السَّحْرَ الناس مفعول اور السحر مفعول ثانی ہے۔ جملہ کفرؤا کے فاعل سے حال ہے۔ **أَيُّ كَفْرًا مَلْعِينِينَ** اور **وَمَا أَنْزَلَ** میں ما موصولہ محل نصب میں ہے۔ **السَّحْرَ** پر عطف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے: **يَلْعَنُونَ النَّاسَ السَّحْرَ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ** یعنی لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے اور اس شے کی جو دو فرشتوں پر نازل ہوئی تھی اور **بَنَائِلِ مَا أَنْزَلَ** کے متعلق ہے باء بمعنی فی ہے۔ جمہور کے نزدیک **الْمَلَكِينَ** لام کے فتنہ سے ہے۔ بعض نے اس کو کسرہ سے بھی پڑھا ہے۔ ہاروت و ماروت **الْمَلَكِينَ** سے بدل ہے جو فتح کے ساتھ ہے یا عطف بیان ہے۔ یہ تعلیم ہے۔ یہ تعلیم ابزاری تھی طلبی نہیں تھی۔

الفاظ کی مزید تشریح: **وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ** کا عطف **تَشْتَلُوا** پر ہے۔ معنی یہ ہیں کہ تا بعد از اس چیز کی جو پڑھتے تھے۔ شیطان سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں اور اس چیز کی جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل **الْمَلَكِينَ** لام کے کسرہ کے ساتھ قراءت غیر معروف ہے۔ مشہور لام کے فتنہ سے ہے۔ زیر کی صورت میں معنی یوں ہوا کہ ہاروت و ماروت کے ساتھ جب خواہشات نفسانی لگا دی گئیں تو وہ گویا مرد بن گئے۔ اور جب قاضی بنائے گئے تو اس طرح سے بادشاہ ہو گئے۔ پس دونوں قراءت آپس میں موافق ہو گئیں۔ بعض لوگ **وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ** کے ما کو نفی کا بناتے ہیں۔ اور معنی یوں کرتے ہیں کہ نہیں اناری گئی فرشتوں پر کوئی چیز (جادو سے) اور لفظ **بَنَائِلِ** کو **يَلْعَنُونَ النَّاسَ السَّحْرَ** سے متعلق بناتے ہیں۔ یعنی شیطان لوگوں کو جادو بابل شہر میں سکھاتے تھے۔ اور ہاروت اور ماروت کو شیاطین سے بدل بناتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاروت اور ماروت شیطان تھے۔ اور وجہ یہ



بیان کرتے ہیں کہ جب جادو کفر ہے تو فرشتوں پر کس طرح اتارا جاسکتا ہے۔ اور وہ لوگوں کو کس طرح سکھا سکتے ہیں۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ اللہ جس چیز کے ساتھ چاہے، بندوں کی آزمائش کرے۔ اسی لیے وہ پہلے کہہ دیتے کہ یہ کفر ہے تاکہ کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب کوئی باز نہ آتا تو اس کو سکھا دیتے۔ اور نظم قرآن کے لحاظ سے ماؤزل کے ما کو نفی کے لیے بنانا صحیح نہیں کیوں کہ اس سے نظم قرآن میں کئی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۔ **بنا بلیں** کا تعلق اگر **بناؤزل** سے ہو تو پھر ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا صحیح نہیں کیونکہ شیاطین صیغہ جمع ہے۔ جب کہ ہاروت ماروت تشبیہ ہے نیز **ملکین** سے بدل نہ بنانا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو **ملکین** پر اتارا گیا ہے لیکن بائبل میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ۔ اور اگر **بنا بلیں** کا تعلق **وَأَسْمَاءُ تَتْلُو الشَّيْطَانِ** سے ہو تو وہ بہت دور ہے۔ درمیان میں اور کلام آگیا اس سے عبارت میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ ہاروت ماروت ظاہر نظم کے لحاظ سے **ملکین** سے بدل ہے۔ کیونکہ **ملکین** تشبیہ ہے اور ہاروت ماروت بھی دو ہیں۔ نیز ہاروت اور ماروت میں قرب بھی ہے۔ ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا ظاہر نظم کے بالکل خلاف ہے۔ **كَمَا تَقْدَمُ**

۳۔ اگر ہاروت ومارت شیطان ہو تو پھر ان کا تبلیغ کرنا کہ ہم آزمائش میں ہیں، تو کفر نہ کرے۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ نیکی کی تبلیغ کی توقع شیاطین سے نہیں ہو سکتی۔ پس صحیح معنی وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا کہ **أُنزِلَ كَاتِلِقًا مَاتَتْلُو** سے ہے اور معنی یوں ہے کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو وہ پڑھتے تھے۔ شیاطین سلیمان علیہ السلام کے عہد میں اور اس چیز کی جو اتاری گئی دو فرشتوں ہاروت وماروت پر بائبل میں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، مستفرقات: صفحہ: 581

محدث فتویٰ